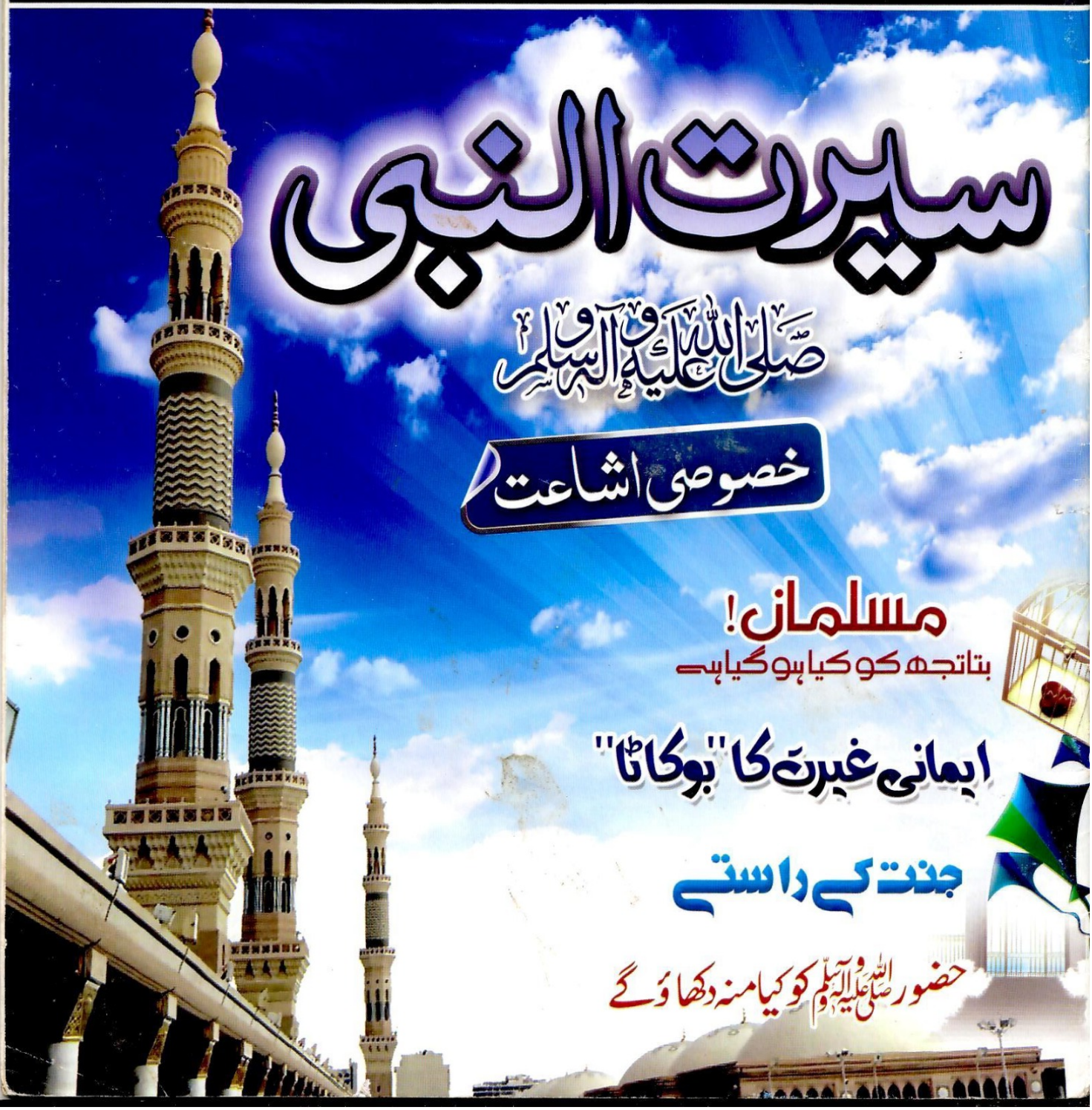
دینی، اخلاقی اور معاشرتی اقدار کا علمبردار

جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 6، فروری 2012ء

ماہنامہ فہمِ دین



سیرت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خصوصی اشاعت

مسلمان!
بتا تجھ کو کیا ہو گیا ہے

ایمانی غیرت کا "بوکاٹا"

جنت کے راستے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے

عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا

ابوبکر صدیق

12 ربیع الاوّل کو اسکول سے چھٹی تو تھی، لیکن وہ گھر کے کاموں میں اتنا مگن ہوا کہ اسے ربیع الاوّل کے حوالے سے سوچنے کا موقع نہیں ملا۔ اس مصروف دور میں فراغت ملتی ہی کسے ہے؟ اب تو فارغ آدمی بھی مصروف ہوتا ہے۔ لیکن اسے بہت سے کام کرنے تھے۔ گھر کے لیے بازار سے کچھ سامان خریدنا تھا۔ مہمانوں سے ملاقات کرنی تھی۔ انہی کاموں میں اسے شام ہوگئی۔ رات کے وقت اس نے کھانا کھا کر کچھ دیر چہل قدمی کی، پھر عشاء کی نماز پڑھ کر چھت پر واقع کمرے میں مطالعے کی میز پر آبیٹھا۔ کتابوں سے بھری الماری میں سے کچھ کتابیں چن کر نکالیں کیوں کہ اس کا مطالعہ کا معمول تھا اور آج اسے مطالعے کا وقت نہیں ملا تھا۔ مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس نے کھڑکی کھولی تو ایک عجیب منظر اسے نظر آیا۔

سامنے چوک کی بلند و بالا عمارت جس کے اوپر جلی حروف میں کلمہ طیبہ رقم تھا، برقی قمقموں کی روشنی سے نہال تھی۔ چوک کے چاروں اطراف چھوٹی چھوٹی بتیوں کا حصار تھا اور اس عمارت کے اندر اسٹیج لگایا گیا تھا جو رنگ برنگے پھولوں سے مزین تھا چوک سے نکلتے ہوئے رستوں کے دونوں کناروں پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے مخروطی فانوس لگے ہوئے تھے اور چھوٹی چھوٹی بتیوں کی ایک لڑی جھول کھاتی ہوئی انہیں آپس میں ملا رہی تھی اور یہ سلسلہ دور تک چلا گیا تھا، وہ ہمہ تن اس نظارے میں مشغول تھا کہ اسے مطالعے کا خیال آیا۔ وہ کتاب کی طرف متوجہ ہوا لیکن اس نظارے نے اسے اپنی طرف متوجہ رکھا۔ وہ آج شام ہی یہ سب کچھ دیکھ کر آیا تھا لیکن دن کی روشنی میں یہ خوبصورتی زیادہ محسوس نہیں ہو رہی تھی اور اب یہ عمارت کسی سجی ہوئی دلہن کی طرح نظر آ رہی تھی۔ چوک سارا روشنی کا منبع اور چاروں طرف نکلتی ہوئی روشنی کی باریک سے لکیروں نے مل کر ایسا سماں باندھا تھا کہ یہ سب اسے خواب سا محسوس ہوا۔

اس دوران اس نے دیکھا کہ ایک تاریک گلی سے بچوں کی منظم قطار نکلی جن کے ہاتھوں میں روشنی کی قندیلیں تھیں۔ وہ سلسلہ وار نکلے اور یونہی ایک کے پیچھے ایک، بڑھتے ہوئے چوک کے احاطے میں لگے اسٹیج کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہوگئے۔ روشن قندیلوں کے ہمراہ قطاروں کا یہ منظر اسے بالاخانے سے اتنا بھلا اور خوب صورت لگا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کرسی گھسیٹ کر کھڑکی کے پاس لے آیا اور کھڑکی سے باہر سر نکال کر پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ دیکھنے لگا۔

اسی دوران لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کی گئی جو اس نے توجہ کے ساتھ سنی۔ اس کے بعد تقریروں اور نعتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ جوش میں ڈوبی تقریروں اور عقیدت سے لبریز نعتوں نے ہر طرف ایک خوشبوسی مہکا دی تھی۔ کئی مرتبہ تو بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت کے لیے ایسے سوز کے ساتھ نعتیں پڑھی گئیں کہ اس کے منہ سے بے اختیار سبحان اللہ! سبحان اللہ! نکلا۔ کئی زبردست تقریروں کے دوران اس کا دل چاہا کہ جلسے میں شریک لوگوں کی طرح نعرے لگائے لیکن یہ سوچ کر خاموش ہوگیا کہ کہیں آس پاس والوں کو تکلیف نہ ہو۔

وہ ہر نعت کے بعد اپنے دل میں عشقِ نبوی کی چاشنی محسوس کرتا۔ اور ہر تقریر کے بعد حرارتِ ایمانی اسے دل میں محسوس ہوتی۔ ''غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے'' کا نعرہ لگا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ بھی جان ہتھیلی پر رکھ کر مجمع میں پہنچ گیا ہے۔ رات گئے جلسہ ختم ہوا تو دعا کے دوران اس کے آنسو چھلک پڑے۔ جب وہ بستر پر لیٹا تو دیر تک یہی سوچتا رہا کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ سے محبت ہونی چاہیے اور ہمارے دل آپؐ کے عشق سے لب ریز ہونے چاہییں۔ رات کے کسی حصے میں اسے نیند آگئی۔

اگلی صبح وہ ڈیوٹی پر جانے کے لیے بس اسٹاپ پر پہنچا تو کسی کے چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے بیٹھے تھے۔ اس نے اپنی عادت کے مطابق ایک کو کچھ روپے دے دیے اور پھر اپنے سابقہ خیالوں میں مگن ہوگیا۔ دفعتہً اس کے ذہن میں گزشتہ رات کا جھلملاتا منظر ابھر آیا اور ایک سوال اس کے ذہن میں آیا کہ رات اتنی مہنگی روشنیوں کے



جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو، جب تک پہلے سلام نہ کرلے (ارشاد نبوی ﷺ)

انتظام پر لاکھوں روپے جو خرچ کیے گئے اگر وہ ضرورت مندوں پر تقسیم کر دیے جاتے تو خستہ حالوں کی اتنی بڑی تعداد یہاں مانگتی ہوئی نظر نہ آتی۔

اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک واقعہ آیا کہ مسلمانوں نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ انتہائی پریشان حال تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے خود مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ بھی کوئی زیادہ ساز و سامان نہیں لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار صحابہ کو مؤاخات یعنی بھائی چارے کا حکم دیا۔ چناں چہ انہوں نے ایک ایک مہاجر کو اپنا بھائی بنالیا اور اپنے تمام مال و دولت میں انہیں شریک کرلیا۔ اسے تعجب ہو رہا تھا کہ رات جو لوگ محبت اور عشق کے نعرے لگا رہے تھے کیا انہوں نے یہ واقعہ نہیں پڑھا؟

وہ گاڑی میں سوار ہونے لگا تو دھکم پیل کے دوران اسے یاد آیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده** کہ کامل مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کی ایذاؤں سے لوگ محفوظ رہیں۔ وہ گاڑی میں بیٹھا اور دو شخصوں کو آپس میں بدزبانی کرتے ہوئے پایا تو اسے ایک اور حدیث یاد آئی: **لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش والبذی** یعنی مومن نہ تو لعن طعن کرتا ہے اور نہ فحش گوئی۔ سکول پہنچا تو دوستوں کو غیبت کرتے ہوئے پایا۔ اسے یاد آیا کہ قرآن میں تو اس سے بھی روکا گیا ہے: **ولا یغتب بعضکم بعضا** یعنی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ وہ جب گھر لوٹا تو نماز پڑھنے گیا۔ مسجد میں چند ایک نمازی تھے۔ اسے بڑی حیرت ہوئی کہ وہ رات والا اتنا بڑا مجمع کہاں گیا جس نے طویل و عریض چوک کو بھر دیا تھا۔

نماز پڑھ کر وہ دوبارہ مطالعے کی میز پر جا بیٹھا۔ اس نے کھڑکی کھول کر دیکھا۔ دن ڈھل رہا تھا۔ چوک کی عمارت پہلے کی طرح گرد و غبار سے اٹی ہوئی تھی اس کے اصلی برقی قمقموں میں سے ایک خراب ہو گیا تھا، ایک کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا اور ایک اپنی جگہ صحیح سالم نظر آ رہا تھا۔ چوک کی عمارت کا بیرونی جنگلہ دور سے زنگ آلود نظر آ رہا تھا۔ اندر گھاس کا منظر خوش نما تھا لیکن کہیں سے خشک اور کہیں سے سرسبز گھاس بلدیہ کے ذمہ داروں کا رونا رو رہی تھی۔ چاروں طرف نکلتے ہوئے رستے جہاں رات بھر رنگینی روشنیوں کی دل فریب قطاریں تھیں اب وہاں گاڑیاں دھواں چھوڑ چھوڑ کر جا رہی تھیں اور سڑک کے کنارے ممنوعہ حدود میں ٹھیلے والے گاہکوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس نے کھڑکی بند کر دی اور سوچنے لگا کہ رات عشقِ نبی کے جتنے دعوے کیے گئے تھے اگر ان کے تقاضوں پر عمل کیا جاتا تو بس اسٹاپ پر یوں بے طرح دھکم پیل نہ ہوتی۔ گاڑی میں دو اجنبی یوں بدتمیزی سے پیش نہ آتے۔ سکول میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کی جاتی۔ مسجدیں یوں ویران نہ ہوتیں۔ بازار میں خرید و فروخت کرنے والے جھوٹ بول بول کر زبانیں کالی نہ کرتے۔ کھلی سڑکوں پر قانون کو پاؤں تلے نہ روندا جاتا۔ چوک کی عمارت کے برقی قمقموں کو لاپروائی سے توڑ کر اسے حسن سے محروم نہ کیا جاتا۔

محبت اور عشق کے اظہار کا مطلب یہ تو نہیں کہ تھوڑی دیر کے لیے نعتیں پڑھ لیں، تھوڑی سی سیرت کے موضوع پر تقریریں کر دیں یا کچھ پیسے خرچ کر دیے۔ عشق تو اسے اپنا لینے کا نام ہے۔ اس کے اخلاق اس کی عادات، اس کا چال چلن اور اسی کی ایک ایک ادا کو اپنا لینا۔ یہ تو عشق کا کوئی بھی درجہ نہیں کہ عشق کے نعرے تو پرجوش ہو کر لگائے جائیں اور اگر عمل کا موقع آئے تو یوں اجنبی بن جائیں کہ دوست نہیں دشمن لگیں۔

اسے افسوس ہوا کہ جو کچھ ہوا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ پھر اس نے الماری میں سے حدیث کی کتاب نکالی اور جھاڑ کر میز پر لگا دی۔ وہ کبھی صرف برکت کی خاطر اس کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا یہ کتاب عمل کرنے کے لیے ہے نہ کہ صرف سجا کر رکھنے کے لیے۔ اس نے روزمرہ معمولات میں حدیث کی اس کتاب کو بھی شامل کر لیا اور عہد کیا کہ آئندہ وہ روزانہ اس کا مطالعہ کیا کرے گا اور دوسروں تک پہنچایا کرے گا۔

بقیہ: مطالعۂ سیرت کیوں اور کیسے؟

پوری ہو سکتی ہے کہ ہم سیرتِ نبوی ﷺ کا گہری اور دقیق نظروں سے مطالعہ کریں۔ اور صرف مطالعہ پر اکتفاء کافی نہیں بلکہ اپنے عمل و کردار اور اخلاق و گفتار کو سیرت نبوی ﷺ سے ہم آہنگ اور سیرت نبوی ﷺ کے مطابق بنائیں۔ جو شخص معاشرے میں جس حیثیت سے زندگی گزار رہا ہے، اس شعبے اور گوشے سے متعلق نبی کریم ﷺ کے طرزِ عمل کا بالخصوص مطالعہ کرے اور جب اس کا عمل سیرت نبوی ﷺ کے موافق ہو جائے گا تو نہ صرف یہ کہ وہ دنیا میں کامیابی سے زندگی گزارے گا بلکہ آخرت کی کامرانی بھی اس کا مقدر ٹھہرے گی۔

سوال دو تھے، جو ذہن میں کلبلا رہے تھے: اوّل یہ کہ سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ میرے خیال میں ماقبل کی طویل گفتگو سے اس ''کیوں'' کا جواب نکھر کر سامنے آ چکا ہوگا۔ دوسرا سوال جو ''کیوں'' کے بعد ذہن میں انگڑائی لیتا ہے وہ یہ ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کیسے کیا جائے.....؟ جس طرح یہ سوال بہت سادہ ہے، بالکل اسی طرح اس کا جواب بھی سادہ ترین ہے۔ وہ یہ کہ ''سیرت کی کسی بھی آسان مگر مستند کتاب سے ابتداء کی جائے.....'' میں نے اس حوالے سے ڈاکٹر سیّد عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہم (سیرت نبوی ﷺ موصوف کا اختصاصی موضوع ہے اور اس میدان میں انہوں نے گراں قدر کام بھی کیا ہے) سے استفسار کیا تو ان کا جواب بھی قریب قریب یہی تھا۔

بہرکیف عربی خواں حضرات کے لیے تو لائبریریاں بھری پڑی ہیں۔ اپنے قریبی علماء سے مشورہ کر کے کسی ایک کا انتخاب کر لیں۔ رہے اردو خواں احباب ان کے لیے راقم کی رائے میں ''سیرت خاتم الانبیاء'' (مختصر مگر مستند کتاب ہے) از مفتی محمد شفیعؒ، سیرت المصطفےٰ ﷺ از مولانا ادریس کاندھلوی (یہ انتہائی تحقیقی اور مستند کتاب ہے۔) مولانا مناظر احسن گیلانی کی ''النبی الخاتم ﷺ'' سیرت پر لازوال کتاب ہے (اس کے مطالعے سے قبل قاری کو سیرت سے متعلق مناسب معلومات ہونا ضروری ہیں) مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کی ''الرحیق المختوم'' (اس کا اردو ترجمہ مارکیٹ میں دستیاب ہے) بھی بہترین ہے۔ اس کے علاوہ مولانا سید سلیمان ندویؒ کے ''خطبات مدراس'' بھی پوری سیرت طیبہ کا مختصر منضبط مگر انتہائی جامع مجموعہ ہے۔ اس کا مطالعہ جدید روشنی (یعنی مغرب سے درآمد شدہ روشن خیالی) سے متاثر لوگوں کے شکوک و شبہات کے ازالے کے لیے مفید تر ہوگا۔ (زیرِ نظر مضمون کے ابتدائی حصے میں اسی مجموعے سے استفادہ کیا گیا ہے۔) اس کے علاوہ ڈاکٹر سید عزیز الرحمان (موصوف بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبے دعوۃ اکیڈمی کی سندھ برانچ کے ڈائریکٹر ہیں) کی ادارت میں شائع ہونے والا ضخیم، تحقیقی ششماہی مجلّہ ''السیرۃ'' بھی سیرت کے موضوع پر وافر معلومات فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر سید عزیز الرحمان کے سیرت کے موضوع پر کئی تحقیقی مضامین اب مجموعے کی صورت میں چھپ چکے ہیں، ان کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کے محاضرات سیرت کے موضوع پر انتہائی منضبط اور دلکش لیکچرز کا مجموعہ ہے۔ مذکورہ کتب میں سے کسی ایک کا مطالعہ سیرت نبوی ﷺ سے متعلق وافر معلومات فراہم کرے گا۔ حرفِ آخر یہ کہ راقم ان دنوں شدید مصروف ہے۔ اور ممکن ہے کہ موضوع سے انصاف نہ ہو سکا ہو لیکن جونہی وقت ملے گا تو سیرت کے موضوع پر مضامین کا ایک سلسلہ (Series) پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کی توفیق سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین